موضوع الخطبة : شؤم الذنوب

الخطيب : حسام بن عبد العزيز/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع:

گناہوں کی بدشگونیاں

پہلا خطبہ:

الحمد لله الواحدِ القهار، العزيزِ الغفار، وأشهد أن لا إله إلا الله الحليمُ الجبار، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله، صادق أمين بليغ العبارة، أُرسل بالبشارة والنذارة، صلى الله وسلم عليه وعلى آله وصحبه ما أظلم ليل وأضاء نهاره.

حمد وثنا کے بعد!

رحمن کے بندو! میں آپ کو اور اپنے آپ کو اللہ کا تقوی اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں: ﴿ **وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ** ﴾ **[البقرة: 281]**

ترجمہ: اس دن سے ڈرو جس میں تم سب اللہ تعالی کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

ایمانی بھائیو! امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت اَغَرّ المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگو! اللہ کی طرف توبہ کیا کرو، کیوں کہ میں اللہ سے ایک دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں"۔ حضرت اغر المزنی اسی طرح کی ایک دوسری حدیث کی بھی ہمیں خبر دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے دل پر غبار سا چھا جاتا ہے تو میں (اس کیفیت کے ازالے کے لیے) ایک دن میں سو بار اللہ سے استغفار کرتا ہوں"۔

نووی نے قاضی عیاض سے اس حدیث میں وارد لفظ (الغبن) کا معنی نقل کیا ہے: "ایک معنی یہ ہے: "اس ذکرِ الٰہی سے سستی وغفلت جس پر آپ مداومت برتتے تھے، جب آپ کو اس سے سستی لاحق ہو جاتی یا آپ غفلت میں پڑ جاتے تو آپ اسے گناہ شمار کرتے چنانچہ اس سے مغفرت طلب کرتے"۔ انتہی

جب رسول اللہ ﷺ کی یہ حالت تھی تو ہمیں توبہ واستغفار کرنے کی تو یہ زیادہ ضرورت ہے، کیوں نہ ہو جب کہ ہم گناہ گار اور کوتاہ عمل ہیں؟!

اسلامی بھائیو! توبہ واستغفار ان امور میں سے ہے جن پر تمام انبیائے کرام کی شریعتیں باہم متفق ہیں، شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: ﴿ وَاسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ ﴾ [هود: 90]

ترجمہ: تم اپنے رب سے استغفار کرو اور اس کی طرف توبہ کرو، یقین مانو کہ میرا رب بڑی مہربانی والا اور بہت محبت کرنے والا ہے۔

اور ہود علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: ﴿ وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَى قُوَّتِكُمْ ﴾ [هود: 52]

ترجمہ: اے میری قوم کے لوگو! تم اپنے پالنے والے سے اپنی تقصیروں کی معافی طلب کرو اور اس کی جناب میں توبہ کرو، تاکہ وہ برسنے والے بادل تم پر بھیج دے اور تمہاری طاقت پر اور طاقت بڑھا دے۔

صالح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: ﴿ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ هُوَ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُجِيبٌ ﴾ [هود: 61]

ترجمہ: اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، اسی نے تمہیں زمین سے پیدا کیا ہے اور اسی نے اس زمین میں تمہیں بسایا ہے، پس تم اس سے معافی طلب کرو اور اس کی طرف رجوع کرو۔ بے شک میرا رب قریب اور دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے۔

نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: ﴿ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا *يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا *وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارً ﴾ [نوح: 10، 12]

ترجمہ: اپنے رب سے اپنے گناہ بخشواؤ اور (معافی مانگو) وہ یقیناً بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان کو خوب برستا ہوا چھوڑ دے گا۔ اور تمہیں خوب پے درپے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہیں باغات دے گا اور تمہارے لیے نہریں نکال دے گا۔

اور اللہ نے اپنے رسول محمد ﷺ کو حکم دیا کہ آپ اپنی قوم سے کہہ دیں: ﴿ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ إِنَّنِي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ *وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعًا حَسَنًا إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ ﴾ [هود: 2، 3]

ترجمہ: یہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت مت کرو میں تم کو اللہ کی طرف سے ڈرانے والا اور بشارت دینے والا ہوں اور یہ کہ تم لوگ اپنے گناہ اپنے رب سے معاف کراؤ، پھر اسی کی طرف متوجہ رہو، وہ تم کو وقت مقرر تک اچھا سامان (زندگی) دے گا اور ہر زیادہ عمل کرنے والے کو زیادہ ثواب دے گا۔

رحمن کے بندو! توبہ واستغفار کے ذریعہ ہم اپنے گناہوں کو مٹاتے ہیں، توبہ واستغفار کے ذریعہ ہم اللہ کے غضب اور عقاب سے اپنے آپ کی حفاظت کرتے ہیں، کیا اللہ پاک نے نہیں فرمایا: ﴿ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ ﴾ [الشورى: 30]

ترجمہ: تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچتی ہیں وہ تمہارے اپنے ہاتھوں کے کرتوت کا بدلہ ہے، اور وہ بہت سی باتوں سے درگزر فرما دیتا ہے۔

کیا اللہ تعالی نے نہیں فرمایا: ﴿ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ ﴾ [الروم: 41]،

ترجمہ: خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا۔

کیا اللہ تعالی نے نہیں فرمایا: ﴿ وَمَا أَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ ﴾ [النساء: 79]

ترجمہ: تجھے جو برائی پہنچتی ہے وہ تیرے اپنے نفس کی طرف سے ہے۔

اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿ نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ *وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ ﴾ [الحجر: 49، 50]

ترجمہ: میرے بندوں کو خبر دو کہ میں بہت ہی بخشنے والا اور بڑا مہربان ہوں اور ساتھ ہی میرے عذاب بھی نہایت دردناک ہیں۔

رحمن کے بندو! گناہ کے اندر دنیا وآخرت کے بدشگونی ہوتی ہے، دنیا کے اندر گناہوں کی بدشگونی یہ ہوتی ہے کہ:

گناہ دل کی سختی اور اس میں زنگ لگنے کا باعث ہوتا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴾ [المطففين: 14]

ترجمہ: یوں نہیں بلکہ ان کے دلوں پر ان کے اعمال کی وجہ سے زنگ (چڑھ گیا) ہے۔

بسا اوقات ان گناہوں کی وجہ سے دل پر مہر لگ جاتی ہے، اللہ کی پناہ، اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿ أَنْ لَوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ وَنَطْبَعُ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ ﴾ [الأعراف: 100]

ترجمہ: اگر ہم چاہیں تو ان کے جرائم کے سبب ان کو ہلاک کر ڈالیں اور ہم ان کے دلوں پر بند لگا دیں، پس وہ نہ سن سکیں۔

گناہوں کی ایک بدشگونی یہ ہے کہ: انسان ذلیل وخوار اور حق سے بے راہ ہو جاتا ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ ﴾ [المائدة: 49]

ترجمہ: اگر یہ لوگ منہ پھیر لیں تو یقین کریں کہ اللہ کا ارادہ یہی ہے کہ انہیں ان کے بعض گناہوں کی سزا دے ہی ڈالے۔

گناہوں کی ایک بدشگونی: بھوک اور نعمت کا زوال ہے: ﴿ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ﴾ [النحل: 112]

ترجمہ: اللہ تعالی اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن واطمینان سے تھی اس کی روزی اس کے پاس بافراغت ہر جگہ سے چلی آ رہی تھی۔ پھر اس نے اللہ تعالی کی نعمتوں کا کفر کیا تو اللہ تعالی نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چکھایا جو بدلہ تھا ان کے کرتوتوں کا۔

گناہوں کی ایک بدشگونی: ہلاکت خیز سزاؤں کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے: ﴿ فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنْبِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴾ [العنكبوت: 40]

ترجمہ: پھر تو ہر ایک کو ہم نے اس کے گناہ کے وبال میں گرفتار کر لیا، ان میں سے بعض پر ہم نے پتھروں کا مینہ برسایا اور ان میں سے بعض کو زوردار سخت آواز نے دبوچ لیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے ڈبو دیا، اللہ تعالی ایسا نہیں کہ ان پر ظلم کرے بلکہ یہی لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

نیز اللہ پاک نے فرمایا: ﴿ أَفَأَمِنَ الَّذِينَ مَكَرُوا السَّيِّئَاتِ أَنْ يَخْسِفَ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ ﴾ [النحل: 45]

ترجمہ: بدترین داؤ پیچ کرنے والے کیا اس بات سے بے خوف ہوگئے ہیں کہ اللہ تعالی انہیں زمین میں دھنسادے یا ان کے پاس ایسی جگہ سے عذاب آجائے جہاں کا انہیں وہم وگمان بھی نہ ہو۔

اور کبھی اچانک (غفلت کی حالت میں) اللہ کا عذاب انہیں دبوچ لیتا ہے: ﴿ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴾ [الزمر: 55]

ترجمہ: پیروی کرو اس بہترین چیز کی جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کی گئی ہے۔ اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ ہو۔

گناہوں کی بدشگونی یہ بھی ہے کہ ان کی وجہ سے اللہ تعالی ظالموں کو ایک دوسرے پر مسلط کر دیتا ہے: ﴿ وَكَذَلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ الظَّالِمِينَ بَعْضًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴾ [الأنعام: 129]

ترجمہ: اسی طرح ہم بعض کفار کو بعض کے قریب رکھیں گے ان کے اعمال کے سبب۔

گناہ کی ایک بدشگونی یہ بھی ہے کہ ماحول میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴾ [الروم: 41]

ترجمہ: خشکی وتری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے باعث فساد پھیل گیا۔ اس لئے کہ انہیں ان کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ تعالی چکھادے۔ (بہت) ممکن ہے کہ وہ باز آجائیں۔

یہ بھی گناہ کی بدشگونی ہے کہ برکت کم ہوتی ہے اور رزق میں تنگی پیدا ہو جاتی ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿ وَأَلَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُمْ مَاءً غَدَقًا ﴾ [الجن: 16]

ترجمہ: اگر لوگ راہ راست پر سیدھے رہتے تو یقیناً ہم انہیں بہت وافر پانی پلاتے۔

نیز اللہ جل شانہ نے فرمایا: ﴿ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَى آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكَاتٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ﴾ [الأعراف: 96]

ترجمہ: اگر ان بستیوں کے رہنے والے ایمان لے آتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتیں کھول دیتے۔

جہاں تک گناہ کی اخروی بدشگونی کی بات ہے تو اتنا ہی کافی ہے کہ وہ قبر اور جہنم کے عذاب کا سبب ہے، اللہ تعالی ہمیں ان دونوں عذابوں سے محفوظ رکھے: ﴿ فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ *فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ *وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ *فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ *وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ *نَارٌ حَامِيَةٌ ﴾ [القارعة: 6 – 11]

ترجمہ: پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے۔ وہ تو دل پسند آرام کی زندگی میں ہو گا۔ اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے۔ اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہے۔ تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے۔ وہ تند و تیز آگ ہے۔

اس کے بعد میں یہاں شاعر کا شعر پیش کرتا ہوں:

إذا لم يعظ في الناس مَن هو مذنبٌ * فمن يعظ العاصين بعد محُمدِ**

ترجمہ: اگر گناہ گار شخص لوگوں کے لئے باعث عبرت و نصیحت نہیں ہے تو محمد کے بعد گناہ گاروں کو کون نصیحت کرے گا۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو معاف فرمائے، میری اور آپ کی توبہ قبول کرے، میری اور آپ کی ستر پوشی فرمائے، یقیناً وہ خوب معاف کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، ستر پوشی کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله القائل: ﴿ وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى ﴾ [طه: 82]، وصلى الله وسلم على رسولنا المستغفر التواب وعلى الآل والأصحاب.

حمد و صلاۃ کے بعد:

یہ شیطان کی مکاری ہے کہ وہ ہمارے اندر گناہوں کی جرات پیدا کرتا ہے اور دلیل یہ دیتا ہے کہ اللہ تعالی معاف کرنے والا مہربان ہے، جبکہ حق تعالی فرماتا ہے: ﴿ وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَإِنَّ رَبَّكَ لَشَدِيدُ الْعِقَابِ ﴾ [الرعد: 6]

ترجمہ: بے شک تیرا رب البتہ بخشنے والا ہے لوگوں کے بے جا ظلم پر بھی۔ اور یہ بھی یقینی بات ہے کہ تیرا رب بڑی سخت سزا دینے والا بھی ہے۔

اللہ کا بندے! جب آپ کا نفس آپ سے کہے کہ: بے شک اللہ تعالی معاف کرنے والا مہربان ہے، اگر تم سے گناہ ہو بھی جائے تو وہ تجھے سزا نہیں دے گا، تو آپ اس سے کہیں: کیا آدم و حوا کو محض اس لئے لذتوں اور نعمتوں والی جنت سے نہیں نکالا گیا کہ انہوں نے صرف ایک درخت کا پھل کھا لیا تھا؟!

اور کہیں کہ: اے میرے نفس! کیا تجھے نہیں معلوم کہ یونس علیہ السلام جب اپنی قوم کو چھوڑ کر نکل گئے تو ان کی زندگی تنگ کر دی گئی یہاں تک کہ مچھلی نے ان کو نگل لیا، پھر انہوں نے توبہ کیا اور اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔

اگر تیرا نفس تجھ سے کہے: میرے اوپر تنگی مت کر، کیا تو نہیں دیکھتا کہ کبیرہ گناہوں کے مرتکب اور کافر لوگ رزق کی کشادگی اور صحت و تندرستی کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں؟ تو آپ عرض کریں کہ: کیا تونے اللہ کا یہ فرمان نہیں سنا: ﴿ وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللَّهُ النَّاسَ بِمَا كَسَبُوا مَا تَرَكَ عَلَى ظَهْرِهَا مِنْ دَابَّةٍ وَلَكِنْ يُؤَخِّرُهُمْ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِعِبَادِهِ بَصِيرًا ﴾ [فاطر: 45]

ترجمہ: اگر اللہ تعالی لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب دار و گیر فرمانے لگتا تو روئے زمین پر ایک جاندار کو نہ چھوڑتا، لیکن اللہ تعالی ان کو ایک میعاد معین تک مہلت دے رہا ہے، سو جب ان کی وہ میعاد آپہنچے تو اللہ تعالی اپنے بندوں کو آپ دیکھ لے گا۔

کیا تو اس فرمان الہی سے نابلد ہے: ﴿ لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ *مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴾ [آل عمران: 196، 197]

ترجمہ: تجھے کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا فریب میں نہ ڈال دے۔ یہ تو بہت ہی تھوڑا فائدہ ہے۔ اس کے بعد ان کا ٹھکانہ تو جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے۔

روایت کیا جاتا ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص اور ان کی لشکر کو یہ پیغام لکھ بھیجا کہ: "تم یہ مت کہو کہ: "ہمارا دشمن ہم سے برا ہے، اس لئے اگر ہم بد عملی بھی کریں تو اس کو ہم پر مسلط نہیں کیا جاسکتا، کیوں کہ بہت سی قوموں پر ان سے زیادہ برے لوگوں کو مسلط کر دیا جاتا ہے، جیسا کہ بنی اسرائیل نے جب اللہ کی ناراضگی والے اعمال انجام دئے تو ان پر مجوسی (آتش پرست) کفار مسلط کر دئے گئے، وہ ان کے گھروں تک پھیل گئے اور اللہ کا یہ وعدہ پورا ہو نا ہی تھا۔

ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے: "جب مخلوق اللہ کے حکم سے روگردانی کرنے لگتی ہے تو وہ اللہ کے نزدیک نہایت ذلیل و حقیر ہو جاتی ہے"۔

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم :﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا عَسَى رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴾ [التحريم: 8]

ترجمہ: اے ایمان والو! تم اللہ کے سامنے سچی خالص توبہ کرو۔ قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہ دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ جس دن اللہ تعالی نبی کو اور ایمان والوں کو جو ان کے ساتھ ہیں

رسوانہ کرے گا۔ ان کا نور ان کے سامنے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہو گا۔ یہ دعائیں کرتے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں کامل نور عطا فرما اور ہمیں بخش دے یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجتے رہیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم:

فضیلۃ الشیخ حسام بن عبد العزیز الجبرین

مترجم:

سیف الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com